بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۳ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۷ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۲۸

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

قرآن کریم وہ بزرگ کلام ہے جو تا قیامت قائم رہے گا

مومن وہی ہے جو قرآن کریم کی سچی پیروی کرے اور اسے خاتم الکتب یقین کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (البروج ۲۲-۲۳)

ترجمہ:- یہ کلام ایک بزرگ کلام ہے اور ہر جگہ اور ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا کلام ہے (اور مزید کمال یہ ہے کہ) یہ لوحِ محفوظ ہے یعنی تا قیامت قائم رہے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ (ترمذی)

ترجمہ:- (قیامت کے روز) قرآن کریم پڑھنے والے شخص سے یہ کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور جنّت کی منازل میں چڑھتا چلا جا!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرہ بھر اِدھر اُدھر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے رُوگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سُنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تغیّر و تبدّل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔ ہمارے نزدیک تو مومن وہی ہے جو قرآن شریف کی سچی پیروی کرے اور قرآن شریف ہی کو خاتم الکتب یقین کرے اور اس شریعت کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے تھے اس کو ہمیشہ تک رہنے والا مانے اور اس میں ایک ذرّہ بھر اور ایک شعشہ بھی نہ بدلے اور اس کی اتباع میں فنا ہو کر اپنا آپ کھو دے اور اپنے وجود کا ہر ذرّہ اسی راہ میں لگائے عملاً اور علماً اسکی شریعت کی مخالفت نہ کرے تب پکّا مسلمان ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء)

"ہر ایک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہوگا کوئی راستباز نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس حقیقی چشمہ سے سرسبز ہونا نہ چاہا۔ ہاں سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولیٰ ختم المرسلین فخر الاوّلین والآخرین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اس لئے خدا نے اس کو اس کے تمام ہم منصبوں سے زیادہ سرسبز اور معطر کیا۔"

(نور القرآن صفحہ ۱)

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال دینی اور تربیتی اغراض کے لئے سفرِ یورپ پر ہیں۔ ان دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے، اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کامیابی اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۷ اکتوبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:-

نزلہ زکام اور گلے کی خرابی کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۶ اکتوبر۔ آج یہاں پر جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے سورۃ نور کی آیات ۳۶ تا ۳۹ (اللہ نور السمٰوٰت والارض ۔۔۔۔ واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب) تلاوت فرمائیں اور ان کا ترجمہ کرنے کے بعد ان کی تشریح و تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں بڑا لطیف مضمون بیان فرمایا ہے۔ پہلے حصّہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو کائنات کا نور قرار دیتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپؐ کی شان کو ایک تمثیل کے ذریعہ واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ آپؐ کا وجود باجود نُورٌ علیٰ نُور ہے جو علیٰ قدرِ مراتب تمام بنی نوع انسان کو منور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس نور کو قرآن کریم کے ذریعہ قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے گھروں کو اور اپنے ماحول کو قرآن کریم کی تلاوت اور تسبیح و تحمید کے ساتھ منوّر رکھیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے چلے جائیں اور اس کا نہ ختم ہونے والا رزق ہمیں بغیر حساب کے ملتا رہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) دل کے عارضہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں انہیں علاج کے لئے جہلم سے لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب خاص توجہ اور دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ر ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۷ر اخاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی مصائب کے خلاف کامیاب دفاع اور باطنی قوت کا حصول

یوں تو انسان ہر گھڑی اور ہر آن ہی اللہ تعالیٰ کی مدد کا محتاج ہے (کیونکہ اس کے فضل اور تائید و نصرت کے بغیر وہ کسی کام میں بھی خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا کامیاب نہیں ہو سکتا) لیکن مشکلات اور مصائب پیش آنے پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور دستگیری کی احتیاج عام حالات کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے اور وہ اس امر کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کا قادر و توانا اور ارحم الراحمین خدا اسے مشکلات و مصائب سے نجات عطا کرے اور اسے اس کے مقصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس کی تائید و نصرت کے حصول کا ایک ذریعہ ایسا بتایا ہے کہ جسے اختیار کر کے وہ عام حالات میں بھی اور مشکلات و مصائب کے وارد ہونے کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے مورد بن کر اور مشکلات و مصائب سے نجات حاصل کر کے نت نئی کامیابیوں اور ظفر مندیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس خاص ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو۔ اللہ یقیناً صابروں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ صبر اور صلوٰۃ دو ایسی چیزیں ہیں جن سے متصف ہونے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور صبر اور صلوٰۃ کے نتیجہ میں انہیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ اب چونکہ مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر ان کے دور ہونے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کا بہت ارفع و اعلیٰ نمونہ پیش کرنا ضروری ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں مومنوں کو خبردار فرمایا کہ اشاعت حق کے راستہ میں انہیں مشکلات و مصائب سے ضرور دوچار ہونا اور بڑی ہی سخت آزمائشوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ ان آزمائشوں میں پورے وہی اتریں گے جو صبر اور صلوٰۃ کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کر کے میری تائید و نصرت کا اپنے آپ کو مورد بنائیں گے اور یہ کہ جو لوگ ان آزمائشوں کے دوران صبر و صلوٰۃ پر کاربند ہوں گے انہیں ہم ابھی سے بشارت دیدیتے ہیں کہ ان کے لئے کامیابیاں ہی کامیابیاں مقدر ہیں۔ صبر و صلوٰۃ کے نتیجہ میں ان کی مشکلات اور مصیبتیں دیکھتے ہی دیکھتے دھوئیں کی طرح اڑ جائیں گی اور وہ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر برق رفتاری سے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے درپیش آنے والی مشکلات سے خبردار اور ان سے نجات کے طریق سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ:- اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے کہ ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے (تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل) ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے تحت مومنوں کو مختلف قسم کے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے ضرور گزارتا ہے۔ وہ ابتلاء خواہ مخالفوں کی فساد انگیزی کے سبب خوف اور بھوک کی شکل میں ظاہر ہو یا مالوں اور جانوں کے اتلاف کی شکل اختیار کرے یا جدوجہد اور کوششوں کے بظاہر بے ثمر ہونے کی صورت میں سامنے آئے الغرض ہر قسم کے ابتلاؤں میں سرخرو ہونے اور ان پر قابو پا کر منزلِ مراد کی طرف آگے بڑھنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے صبر و صلوٰۃ کو قرار دیا ہے کیونکہ صبر اور صلوٰۃ ایسی صفات ہیں جن سے مومن اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید و نصرت کے مورد بنتے ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید و نصرت حاصل ہو وہ غلبہ حق کے آسمانی مقصد میں کبھی ناکام نہیں ہو سکتے۔

صبر اور صلوٰۃ دونوں بہت حد تک ہم معنی الفاظ ہیں۔ دونوں میں خدا تعالیٰ کے رستہ میں پیش آنے والی مصیبتوں کو استقلال اور ہمت کے ساتھ برداشت کرنے اور خدا تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو کر اس سے استعانت چاہنے کا مفہوم شامل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ صبر کا لفظ پیش آنے والی بیرونی مشکلات کے برے اثرات قبول نہ کرنے کی سعی و جدوجہد پر بولا جاتا ہے جبکہ صلوٰۃ کا لفظ تزکیۂ نفس اور کامل عبد بننے کی خاطر اپنے اوپر مشقت وارد کرنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کے ذریعہ اپنے وجود کو جاذبِ نصرت الٰہی بنانے پر دلالت کرتا ہے۔ اول الذکر یعنی صبر میں بیرونی مصائب کے خلاف کامیاب دفاع کا مفہوم پایا جاتا ہے اور موخر الذکر یعنی صلوٰۃ میں خود اپنے نفس پر مشقت وارد کر کے باطنی قوت حاصل کرنے کے معنے پوشیدہ ہیں۔ دونوں میں خدا تعالیٰ سے استعانت چاہنے اور اسی سے مدد مانگنے کا مفہوم مشترک ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ جس قوم میں یہ اوصاف موجود ہوں کہ وہ بیرونی مصائب کے برے اثرات قبول نہ کرے، مشکلات سے نہ گھبرائے اور ان پر قابو پانے کی جدوجہد کرتی رہے نیز باطنی طور پر مضبوط اور طاقتور بننے کے لئے ہر آن کوشش میں مصروف رہنا اس کا شعار ہو اور پھر وہ خدا تعالیٰ کی نصرت طلب کرے تو خدا تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے۔ ایسے لوگوں (باقی ص ۵ پر)

"ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "کشتی نوح" مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں رقم فرماتے ہیں:-

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۲، ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوتِ قرآن پاک کے آداب

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ کوہاٹ

قرآن کریم اس احکم الحاکمین کا کلام ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا قرآن پاک جواہرات کی تھیلی ہے۔ قرآن پاک تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ بھلائی اور سلامتی کا پیغامبر ہے۔ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے۔ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یعنی سینوں کو شفا بخشنے والا ہے۔ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ، لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ وہ قول فصل ہے اور شک وشبہ سے خالی ہے۔ اور یہ قرآن پاک اس راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ جو نہایت سیدھی ہے۔ ہمارے پیارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری) کتنا حسین ہے کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن پاک کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن تمہارا محتاج نہیں بلکہ تم محتاج ہو کہ قرآن کو پڑھو سمجھو اور سیکھو۔ جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا۔ بہرحال معلم کی ضرورت ہے۔ جب مسیح کا ملا ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہے"

(الحکم ۱۷ ؍ اگست ۱۹۰۷ء)

قرآن پاک کی تلاوت کرتے وقت ان امور کو مدنظر رکھا جائے جن کے بارہ میں قرآن پاک اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے۔

قرآن پاک غور وفکر اور تدبر سے پڑھا جائے:

تلاوت قرآن پاک کا بہترین طریق یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کو غور وفکر اور تدبر سے پڑھا جائے۔ قرآن پاک پڑھتے وقت ہر رحمت کی آیت پر خدا کا فضل اور رحمت مانگے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کرے اور یہ کہے:۔

"اَللّٰھُمَّ لَا تُعَذِّبْنَا"

اے اللہ تعالیٰ ہم کو عذاب میں مبتلا نہ کرنا۔

قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالے۔ قرآن کریم کو صدق دل سے پڑھا جائے تو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا"۔

(ترمذی)

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں سے ایک حرف پڑھے تو اسے ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن پاک کو تدبر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گذر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر وغور سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس پر عمل کیا جائے"۔

(الحکم ۱۰ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن پاک میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق اور مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں"۔

(کشتی نوح صفحہ ۳۶-۳۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو فتح تمہاری ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکیگی"۔

(الحکم ۱۷ ؍ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

تلاوت قرآن پاک خوش الحانی سے کی جائے:

سورۃ المزمل میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا"

اور قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی تلاوت اس طرح فرماتے کہ آپ کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے:۔

"مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا"۔

(ابوداؤد)

کہ جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید خوش الحانی سے پڑھنے والوں کو جنت کی خوشخبری دی اور فرمایا:۔

"یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَؤُھَا"

(ترمذی)

(آخرت میں) قرآن مجید پڑھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تو قرآن کو پڑھ اور جنت کے درجوں پر چڑھ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اور آخری درجہ جنت میں قرآن مجید کی آخری آیت پر ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے۔"
(الحکم ۲۴ر مارچ ۱۹۰۱ء)

پس ہر تلاوت کرنے والے کو قرآن مجید سوچ سمجھ کر ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی اور سنوار کر پڑھنا چاہیئے۔

تلاوت کے اوقات:

تلاوت قرآن پاک کس قدر اور کس وقت کی جائے۔ اس بارے میں کوئی پابندی نہیں لگائی گئی یہ انسان کی طبیعت پر منحصر ہے کہ جب چاہے اور جس قدر چاہے قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جتنا پڑھا جائے اتنا ہی ثواب ملتا ہے قرآن پاک کا ورد مکمل سرے پر تلاوت کرنے والا یہی دعا مانگتا ہے:۔

"وارزقنی تلاوته آناء اللیل وآناء النهار"

(اے رب العالمین!) مجھے دن رات تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرما

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھنے کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اقرأ القرآن ما ائتلفت علیه قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنه" (بخاری و مسلم)

قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک اس میں دل لگا رہے لیکن جب طبیعت اکتا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنا تمام عبادات سے افضل ہے۔ خصوصاً نماز میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یقول الرب تبارک وتعالیٰ من شغله القرآن عن ذکری ومسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه" (ترمذی)

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن خوانی کا شغل دعا و ذکر الٰہی سے غافل بنا دے میں اس کو سب مانگنے والوں سے بہتر دیتا ہوں اور کلام اللہ کی بزرگی دوسرے کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی کہ میری بزرگی تمام مخلوقات پر۔

تلاوت قرآن پاک کے لئے وقت کی پابندی نہیں لگائی گئی۔ جب کوئی چاہے اور جس وقت چاہے۔ قرآن مجید کو پڑھے۔ ہاں قرآن مجید سے ہمیں جو اشارات ملے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رات کی پچھلی گھڑیوں میں (یعنی تہجد میں) اور فجر کے وقت تلاوت کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

"قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝"
(المزمل)

راتوں کو اٹھ اٹھ کے عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزار کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر ہم تجھ پر ایک ایسا کلام اتارنے والے ہیں جو (ذمہ داری کے لحاظ سے) بڑا بوجھل ہے

رات کا اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کے جاگنے والوں کو صبح کی بھی عادت پڑ جاتی ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝"
(بنی اسرائیل: ۷۸)

یعنی تو سورج کے ڈھلنے (کے وقت) سے لے کر رات کے خوب تاریک ہو جانے (کے وقت) تک (مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت قرآن کریم کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور میں ایک) مقبول عمل ہے۔

اس لئے کوشش کی جائے کہ زیادہ سے زیادہ قرآن کا حصہ حفظ کیا جائے اور اسے نوافل (تہجد میں) اور نمازوں میں پڑھا جائے اور اس کے علاوہ جب فرصت ملے تو قرآن مجید کی تلاوت کی جائے۔ خصوصاً نماز فجر کے بعد ہر انسان کے پاس فارغ وقت ہوتا ہے اس میں قرآن مجید کی تلاوت جس قدر توفیق کی جائے تو یہ بہت بہتر ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی اور ثواب کا ثواب ہوگا

(باقی)

ایک مخلص احمدی خاتون کا ذکر خیر

مکرم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ترک سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ ۳۰ر جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک بوقت شام ۴ بجے مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ قصبہ سادھورہ ضلع انبالہ (بھارت) کی رہنے والی تھیں۔ جب آپ نے احمدیت قبول کی تو قصبہ کے لوگوں کے علاوہ عزیز و اقارب نے بھی شدید مخالفت کی لیکن آپ مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہیں۔

۱۹۴۷ء کے آخر میں آپ سیالکوٹ منتقل ہو گئیں اور وفات تک یہیں مقیم رہیں۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور متواتر دعائیں کرنے والی تھیں۔ باقاعدہ نماز تہجد ادا فرمایا کرتی تھیں۔ علاوہ نماز تہجد کے عموماً نوافل پڑھنا بھی آپ کا شعار تھا۔ قرآن پاک سے ایک خاص لگن تھی۔ اور اپنی ساری عمر میں باقاعدگی سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھیں۔ وفات سے قبل شدید بیماری اور کمزوری کے باوجود اپنی پوتی عزیزہ بشریٰ سے قرآن مجید منگوایا اور تلاوت شروع کر دی لیکن بیماری اور کمزوری کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجانے پر تلاوت چھوڑنی پڑی اور بڑے افسوس کے ساتھ کہنے لگیں کہ آج پورا سیپارہ ختم نہیں کر سکی۔

اسلام اور احمدیت کی شیدائی تھیں اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے تمام حکموں پر عمل کرنا اپنا اولین فرض سمجھتی تھیں۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی اور کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں اور اپنے بچوں کو خصوصی تلقین فرمایا کرتی تھیں ان کی تربیت کا یہ نتیجہ ہے کہ سیکرٹری تحریک جدید کا فریضہ بہترین طور پر ان کے بیٹے محمد الطاف صدیقی صاحب ادا کر رہے ہیں جن کے متعلق مکرم وکیل المال صاحب اول نے دلی خوشنودی کا اظہار کیا۔

۱۹۷۱ء کی جنگ کے بعد جب جماعت احمدیہ کی طرف سے مہاجرین اور متاثرین کے لئے غلہ اور دیگر اشیاء جمع کی جا رہی تھیں تو قائد مقامی (سیالکوٹ) جب اشیاء لینے کے لئے گئے تو انہوں نے اپنے لڑکے محمد الطاف صاحب صدیقی کو تلقین کی کہ جب وہ اندر آئیں تو گندم کی پیٹی کا منہ کھول دیں تا کہ جتنی وہ لے کر جا سکیں لے جائیں۔

اسی طرح ایک دفعہ بنگلہ دیش میں سیلاب آیا تو آپ نے وہ تمام کپڑے (علاوہ دیگر اشیاء کے) جو بالکل نئے تھے غرباء کی امداد کے لئے دے دیئے۔

مرحومہ نے اپنے بعد دو لڑکے اور ایک لڑکی۔ گیارہ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بچے شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے اور ان کے بچوں اور جملہ پسماندگان خصوصاً ان کے شوہر مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب ترک کو جن کو اس بڑھاپے کی عمر میں یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

درخواست دعا۔ مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب محصل خزانات تحریک جدید ربوہ کا صاحبزادہ جرمنی میں ہے۔ اس نے والد صاحب کی معرفت اپنی پہلی تنخواہ میں سے پچاس کا چندہ [illegible] ۱۵۰ روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے [illegible] کرام سے دعا کی التماس کی [illegible] صاحب کے بچے کو دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۱۹۷۸ء

۱۔	مکرم ملک بشیر احمد صاحب شاد چک ۲۶۱ ر.ب فیصل آباد	۵۰-۰۰
۲۔	" ڈاکٹر محمد سعید صاحب آف سرگودھا	۵۰-۰۰
۳۔	" سید ناصر علی صاحب گلشن اقبال کراچی	۶۰-۰۰
۴۔	" عبدالسلام احمد صاحب نشتر ہسپتال ملتان	۲۰-۰۰
۵۔	مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۸۰-۰۰
۶۔	مکرم وہاب خان صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات	۱۰۰-۰۰
۷۔	مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر بیت المال خرچ ربوہ	۱۰-۰۰
۸۔	مکرم احمد برادرز PIA ربوہ	۵۰-۰۰
۹۔	" عبدالوحید خان صاحب منجانب اہلیہ صاحبہ خود کوئٹہ	۵۰-۰۰
۱۰۔	" عبدالباسط خان صاحب ابن عبدالوحید خان صاحب "	۵۰-۰۰
۱۱۔	" خواجہ مجید احمد صاحب دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰-۰۰
۱۲۔	مکرمہ صفیہ نظام صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب نظام مرحوم "	۱۰-۰۰
۱۳۔	" مسعودہ سرور بیگم صاحبہ مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۲۵-۰۰
۱۴۔	مکرم منیر احمد خان صاحب ولد پروفیسر نصیر احمد خان صاحب " "	۱۰-۰۰
۱۵۔	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم میاں شریف احمد صاحب اسلام آباد	۱۰۰-۰۰
۱۶۔	محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ ربوہ	۵۰-۰۰
۱۷۔	مکرم ڈاکٹر ایم۔ ایم قریشی صاحب راولپنڈی	۳۰-۰۰
۱۸۔	" ملک عبدالسبحان صاحب باب الابواب ربوہ	۱۰-۰۰
۱۹۔	مکرمہ عزیزہ ثناء اللہ صاحبہ زوجہ ملک ثناء اللہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۱۴۰-۰۰
۲۰۔	مکرم امجد علی صاحب ملتان منجانب والد صاحب۔ دادی جان صاحبہ	۲۰-۰۰
۲۱۔	" جمیل احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد	۳۰-۰۰
۲۲۔	" اے۔ ڈبلیو سلیم صاحب سمن آباد لاہور	۱۰۰-۰۰
۲۳۔	" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ	۲۵-۰۰
۲۴۔	" چوہدری محمد سعید صاحب لطیف آباد حیدر آباد	۸۰-۰۰
۲۵۔	" حمید المجاہد صاحب ایم۔ اے اسلام آباد	۱۱-۰۰
۲۶۔	" عطاء الرحمن صدیقی ابن محمد یامین صاحب صدیقی راولپنڈی	۲۰-۰۰
۲۷۔	" احمد دین صاحب سمبڑیال از عزیزہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد امین صاحب	۱۱-۰۰
۲۸۔	" شیخ شریف احمد صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰-۰۰
۲۹۔	" الحاج ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب راولپنڈی خود	۱۰-۰۰
۳۰۔	" " " " " از والدین مرحوم	۲۰-۰۰
۳۱۔	" " " " " از محمد داؤد صاحب مرحوم	۱۰-۰۰
۳۲۔	" مبارک احمد صاحب طاہر واقف زندگی تحریک جدید	۱۰-۰۰
۳۳۔	مکرمہ صالحہ فاطمہ صاحبہ والدہ فاروق احمد صاحب لاہور	۲۵-۰۰
۳۴۔	" قانتہ یاسمین صاحبہ بیگم اختر سلطان صاحب منگلا ڈیم	۲۵-۰۰
۳۵۔	مکرم ظریف احمد صاحب لائبریرین لاہور	۱۰-۰۰
۳۶۔	" ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	۲۰-۰۰
۳۷۔	" صفی اللہ صاحب چوہدری آف امریکہ	۵۰-۰۰
۳۸۔	" مجیب اللہ صاحب چوہدری " "	۵۰-۰۰
۳۹۔	" رشید احمد صاحب ارشد منجانب بشارت احمد صاحب بشر ایڈووکیٹ۔ لاہور	۱۰۰-۰۰
۴۰۔	" ڈاکٹر رشید احمد صاحب حال ربوہ	۵۰-۰۰
۴۱۔	مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد سعید صاحب ناظم آباد کراچی	۷۰-۰۰
۴۲۔	" آمنہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس ریٹائرڈ شیخوپورہ روڈ انچال	۳۰-۰۰
۴۳۔	ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی	۵۰-۰۰
۴۴۔	مکرم لطیف احمد صاحب چشمہ بیراج	۱۰-۰۰

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

کے لئے اس کی مدد آتی ہے اور دوڑ کر آتی ہے۔ ایسی صورت میں کثرت اور قلت کا سوال اُٹھ جاتا ہے۔ ایسے تائید یافتہ لوگ قلیل، کمزور اور بے بضاعت ہونے کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ منزلِ مقصود خود ان کی طرف کھنچی چلی آتی ہے، فوز و فلاح قدم قدم پر ان کا استقبال کرتی ہے اور بالآخر وہ فائز المرام ہو جاتے ہیں۔

۴۵۔	مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب فرید روڈ ساہیوال	۱۰-۰۰
۴۶۔	" مس زکیہ یزدانی صاحبہ گلبرگ لاہور	۲۰-۰۰
۴۷۔	مکرم خدا بخش صاحب چٹھہ منجانب عطاء الوہاب صاحب ابن نذیر احمد صاحب چٹھہ چک 139 R.B فیصل آباد	۱۰۰-۰۰
۴۸۔	مکرمہ بشریٰ انور صاحبہ کینال بنک لاہور	۵۰-۰۰
۴۹۔	" مسز یزدانی صاحبہ انکم ٹیکس کمشنر گلبرگ لاہور	۴۰-۰۰
۵۰۔	لجنہ اماء اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۳۰-۰۰
۵۱۔	مکرم محمد مجید خان صاحب ولد ملک محمد خورشید خان صاحب چک ۹۲/R ساہیوال	۱۰۰-۰۰
۵۲۔	مکرمہ سیدہ رضوان بخاری صاحبہ کوہ نگر فیصل آباد	۱۰۰-۰۰
۵۳۔	" بیگم قمر عطاء اللہ صاحب گلبرگ لاہور	۱۰۰-۰۰
۵۴۔	" عزیزہ بیگم ص/و چوہدری محمد سعید صاحب لطیف آباد سندھ	۴۰-۰۰
۵۵۔	مکرم طارق زیدی صاحب ص/و ڈاکٹر مسز آصف نعیم صاحبہ کراچی	۱۰۰-۰۰
۵۶۔	مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب سرگودھا	۱۰۰-۰۰
۵۷۔	" اہلیہ صاحبہ برکات احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰-۰۰
۵۸۔	" نیلوفر رؤف صاحبہ ابوظبی	۵۰-۰۰
۵۹۔	مکرم منصور احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۵۰-۰۰
۶۰۔	مکرمہ مسز فرخندہ اسلم صاحبہ گلبرگ لاہور	۲۵۰-۰۰
۶۱۔	مکرم وسیم احمد صاحب چھور چک ۱۱۷	۲۰-۰۰
۶۲۔	مکرمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد افضل صاحب اوچ شریف	۱۰-۰۰
۶۳۔	" امۃ المتین صاحبہ بنت بابو محمد بشیر صاحب چغتائی ناظم آباد کراچی	۲۰-۰۰
۶۴۔	مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۵۰-۰۰
۶۵۔	" سہیل احمد صاحب بذریعہ شیخ عبدالوہاب صاحب اسلام آباد	۱۰۰-۰۰
۶۶۔	" عنایت اللہ صاحب آف دوبئی حال ربوہ	۵۰-۰۰
۶۷۔	مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰-۰۰
۶۸۔	مکرم عبدالشکور صاحب قریشی اسلام آباد	۲۵-۰۰
۶۹۔	امۃ النصیر صاحبہ بنت عبدالسلام صاحب زرگر ربوہ	۱۰۰-۰۰
۷۰۔	مکرم چوہدری غلام فرید صاحب دھاروالی چک ۳۳	۱۰-۰۰
۷۱۔	" محمد اکرم عمر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۰-۰۰
۷۲۔	والدین مکرم عبدالمنان صاحب ربوہ	۲۵-۰۰
۷۳۔	مکرم ملک اعجاز احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ	۲۰-۰۰
۷۴۔	آفتاب مجید صاحب ابن مرزا مجید احمد صاحب راجگڑھ لاہور	۵۰-۰۰
۷۵۔	مکرمہ رضیہ بشریٰ صاحبہ مزنگ لاہور	۵۰-۰۰
۷۶۔	مکرم محمد افضل صاحب چیمہ "	۳۰-۰۰
۷۷۔	" سلیم احمد خان صاحب فیکٹری ایریا لاہور	۲۵۰-۰۰
۷۸۔	مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی	۵۰-۰۰
۷۹۔	مکرم ملک محمد انور صاحب " "	۱۵-۰۰
۸۰۔	" مستری محمد حسین صاحب " "	۱۰-۰۰
۸۱۔	مکرمہ فہمیدہ لطیف صاحبہ " "	۱۰-۰۰
۸۲۔	" بیگم صاحبہ چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں " "	۲۰-۰۰
۸۳۔	مکرم اخوند فیاض احمد صاحب " "	۲۰-۰۰
۸۴۔	" میجر صفی اللہ صاحب " "	۲۰-۰۰
۸۵۔	" عبدالغنی ہمایوں صاحب " "	۱۰۵-۰۰
۸۶۔	" انور رؤف صاحب " "	۱۰-۰۰
۸۷۔	" عبدالرؤف خان صاحب " "	۱۰-۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجناتِ اماء اللہ کے لئے ضروری اِطلاعات

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

سالانہ اجتماع کا پروگرام اور ہدایات الفضل میں بھی شائع کی جا چکی ہیں اور تمام لجنات کو بھی بھجوائی جا چکی ہیں، ہر لجنہ کی شمولیت ضروری ہے۔ اگر کسی لجنہ سے نہ اس کی صدر نے شمولیت کی اور نہ اپنی طرف سے کسی کو نمائندہ بنا کر بھجوایا تو اس صدر کو عہدہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ خواہ ایک نمائندہ ہی کسی لجنہ سے شامل ہو لیکن ہر لجنہ کی نمائندگی ازحد ضروری ہے۔ شوریٰ میں ۲۵ ممبرات پر ایک نمائندہ شامل ہو سکتی ہے اِس تعداد سے جہاں زائد ہوں گی وہ بحیثیت زائر شامل ہو سکتی ہیں۔ یہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۰-۲۱-۲۲ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

اکتوبر ستمبر سے ۱۶ر نومبر تک اس مد میں کُل ۹۴۴ ۱۴ روپے چندہ وصول ہوا ہے اور اس طرح اِس مد کی کُل آمد ۳،۰۲،۱۴۷ روپے ۹۱ پیسے ہو چکی ہے جبکہ اِس تاریخ تک کُل اخراجات ۳،۵۸،۴۴۱ روپے ۲۳ پیسے ہو چکے ہیں۔ چند ماہ سے مہمان خانہ مستورات کی تعمیر کے لئے چندہ بہت کم آ رہا ہے۔ ابھی نہ صرف زائد اخراجات جو ۵۶۰۰۰ روپے کے قریب ہیں پورے کرنے ہیں بلکہ مزید تعمیر کا کام بھی ہونا ہے تمام لجنات اِس طرف توجہ دیں اور جن بہنوں نے ابھی تک اِس چندہ میں شمولیت نہیں کی وہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے اپنا چندہ بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہدایات برائے اجتماع ناصرات ۱۹۷۸ء

۱۔ اجتماع کے روز سے پہلے رات دس بجے تک مقابلہ میں حصہ لینے والی بچیوں کے نام آجانے چاہئیں۔ اجتماع کے دن کسی کا نام نہ لکھا جائے گا متبادل نام بھی پہلے آئیں۔

۲۔ اجتماع میں کسی یونیفارم کی ضرورت نہیں لباس صاف ہو اور اپنے ضلع یا شہر کے مخصوص رنگ کا بیج لگا کر آئیں۔

۳۔ مضمون نگار بچیاں کاغذ قلم ساتھ لائیں۔

۴۔ معیار اوّل اور دوم کی بچیوں کے سیدھی، تین ٹانگوں کی یا اُلٹی کسی قسم کی دوڑ وغیرہ کا مقابلہ نہ ہوگا۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

سندات فضل عمر درس القرآن

دفتر اصلاح و ارشاد کی طرف سے پاس شدہ طالبات کی سندات مرکزی دفتر میں موصول ہو چکی ہیں عہدہ داران مقامی کی توجہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقع پر دفتر لجنہ میں تشریف لا کر وصول کر لیں ڈاک میں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں بھجوائیں

تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹ جلد از جلد بھجوائیں۔ سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں بھجیں جن لجنات نے اب تک صرف ایک کاپی بھجوائی ہے وہ دوسری کاپی ضرور بھجوائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ احباب چندہ سالانہ اجتماع جلد ادا فرمائیں۔ جزاکم اللہ

احسن الجزاء۔ (نائب قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کیلئے دینی نصاب

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۵۸ھش / ۱۹۷۹ء کے لئے ان کا دینی نصاب حسب ذیل ہے۔ امتحان ۲۲ر ماہ تبلیغ ۱۳۵۸ھش / فروری ۱۹۷۹ء بروز جمعرات صبح ½ ۹ بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔

نصاب دینی :-

۱۔ قرآن کریم — چودھواں پارہ نصف دوم

۲۔ کتاب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) — پیغامِ صلح

۳۔ انٹرویو :-

(الف) سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات (حفظ)

(ب) ادعیہ جن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ آج کل ان کا وِرد دہرانا ہے۔

(ج) حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیّت دربارہ خلافت۔

(د) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو دلیلیں۔

(۱) فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہٖ افلا تعقلون

(۲) وَلَوْ تقول علینا بعض الاقاویل......

(ہ) وفاتِ مسیح علیہ السلام صرف ایک دلیل

فلمّا توفّیتنی کنت انت الرقیب علیہم......

(ص) شعائرِ اسلامی کا معائنہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسجدِ اقصیٰ کے عقب میں منظور شُدہ کالونی کے

چند بقیّہ پلاٹس برائے فروخت

ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ حکومت پنجاب کی منظور شدہ کالونی (جس میں سڑکوں، کھلی جگہ، مسجد اور ڈسپنسری وغیرہ کی سہولتیں حاصل ہیں) میں ایک ایک کنال اور دس دس مرلہ کے بقیہ چند رہائشی پلاٹس نہایت مناسب قیمت پر قابلِ فروخت موجود ہیں خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں :-

معرفت لیّہ کریانہ سٹور۔ بالمقابل ایوانِ محمود۔ گولبازار ربوہ

ولادت

عزیزم محمد احمد رضوان ہاشمی جویری ہمشیرہ بیگم ڈاکٹر محمد احسن خان صاحب آف راولپنڈی کے داماد ہیں کو اللہ تعالیٰ نے ۹ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو دو جڑواں بچے عنایت فرمائے جن کے نام احمد ریحان ہاشمی اور احمد فرحان ہاشمی رکھے گئے ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود بچوں کو خادمِ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور بزرگوں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ بچوں کی والدہ کی صحت کمزور ہے اس کی کامل صحتیابی کے لئے بھی دعا کی التماس ہے

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴